www.emarsiya.com

----- ٨ -----

جو وہ سوتا تو پنکھا اس کے تئیں جبرئیل کرتے تھے   محمد مصطفیٰ خوش ہو کے کاندھے پہ لیتے تھے
گلے اپنے لگا کر پیار سے الحمد پڑھتے تھے   سو آفت اس پہ ہے بعد از نبیؐ یہ اس کی حرمت ہے

ضیا دہلوی کا دوسرا مرثیہ مسدس ہے، ان کے ہم عصروں میں سودا، میر تقی میر، جعفر علی خاں حسرت، خان آرزو کے مسدس مرثیے ملتے ہیں۔ سکندر پنجابی کا مسدس مرثیہ پورے ہندوستان میں مقبول تھا، ضیا دہلوی نے مسدس کی اہمیت کے پیش نظر یہ مرثیہ تصنیف کیا ہوگا، مرثیہ حضرت عباسؑ کے حال میں ہے۔

مرثیہ

١
یہ دعا کر کے کہا دل سے ارادہ کیا ہے   دیکھ چشموں سے کہ دریا وہ بڑا بہتا ہے
شاہ بھی پیاسا ہے ناموس بھی سب پیاسا ہے   فوج ہے مور و ملخ تو یہ تن تنہا ہے
میں شجاعت کا ذرا تجھ سے اشارہ لے لوں
تیغ کی آب سے دریا کا کنارہ لے لوں

٢
دل لگا کہنے کہ چل میری ہمت ہے بلند   جو گوارا ہے تجھے بات وہ ہے مجھ کو پسند
تین دن ہو گئے پیاسا ہے نبیؐ کا فرزند   حلقۂ فوج شقاوت کا نہ تو ہو پابند
چشمۂ فیض شجاعت ہے علم کے نیچے
ایک حملے میں تو دریا ہے قدم کے نیچے

٣
اپنے ہاتھوں سے کہا تم سے بھی ہے میرا کلام   اب تلک تم سے ہیں میرے کئے تم نے کام
یہ گھڑی وہ ہے کہ ہوتا ہے مرا کام تمام   جب تلک تن میں ہو مت چھوڑیو قبضے سے حسام
دو طرف دونو میں تقسیم یہی کام رہے
ایک سے تیغ چلے ایک علم تھام رہے

٤
یہ سخن لائق یداللہ جو زباں پہ لایا   زور ہاتھوں میں جو تھا اس کو دو چنداں پایا
اپنے پھر تازیٔ چالاک سے یوں فرمایا   وقت آخر ہے سواری کا یہ میری آیا
تو رفاقت مری اس وقت ذرا کرتا رہے
حق سواری کا میری آج ادا کرتا رہے

www.emarsiya.com

۵
بات یہ سنتے ہی گھوڑے نے اٹھائی گردن   چست و چالاک کیا تازی نے سب اپنا بدن
جانا عباسؑ نے ہے کام کا میرے توسن   قبضۂ تیغ سے فرمانے لگے پھر یہ سخن
سیف حیدرؑ کے عمل شاہِ زماں سے ہوں گے
میرے جوہر یہ عیاں تیری زباں سے ہوں گے

۶
کہہ کے یہ ڈال دیا قبضۂ شمشیر پہ ہات   نام اللہ کا لے کھینچ کے وہ برق صفات
یا علیؑ کہہ کے چلا بر لبِ دریائے فرات   شہ نے کی تب یہ دعا قبلۂ مجیب الدعوات
فوجِ اعدا پہ مظفر میرا غمخوار رہے
سرخ رو جنگ میں عباسؑ علمدار رہے

۷
شاہ کرتے تھے دعا وہ تھا جھکا لشکر پر   فوج نے دیکھا کہ اک شیر ژیاں آیا ادھر
ہر طرف گھیر لیا فوج نے رستہ آ کر   روبرو جو صفِ لشکر تھی چلے تیغ و تبر
ایک پر نیزے ہزاروں جھکے اور تیر چلے
دیکھ یہ حال کمک کے لیے شبیرؑ چلے

۸
روکا اکبرؑ نے کہاں شاہِ زماں جاتے ہو   ابھی جیتا ہوں میں بابا جی کہاں جاتے ہو
چھوڑ اکبرؑ کو شہِ تشنہ لباں جاتے ہو   جیتے کب آؤ گے تم ایسے مکاں جاتے ہو
مجھ کو فرماؤ تو میں جاؤں مددگاری کو
ایک اکبرؑ بھی یہ کافی ہے طرفداری کو

ضیاؔ دہلوی کا ایک مرثیہ بحر خفیف مسدس مخبون مقطوع میں ہے۔ اس بحر میں مسکینؔ کے مرثیے بھی موجود ہیں۔

۱۔ جس کا من ہوئے غم کے کھانے کو

۲۔ جب وداع ہونے لاگی دسویں رات

کرم علی دہلوی کا مرثیہ بھی موجود ہے۔

شاہِ بےکس کی اب سواری ہے